امت میں اعتقادی و عملی بگاڑ
اور
علماء امت کی ذمہ داری

حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان مفتاحی دامت برکاتہم

امت میں اعتقادی و عملی بگاڑ

اور

علماء امت کی ذمہ داری

از قلم:

حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب دامت برکاتہم

(بانی و مہتمم الجامعۃ الاسلامیۃ مسیح العلوم، بنگلور)

و خلیفہ حضرت اقدس شاہ مفتی مظفر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ مسیح الامت دیوبند و بنگلور

نام کتاب	:	امت میں اعتقادی وعملی بگاڑ اور علماء امت کی ذمہ داری
مصنف	:	حضرت اقدس مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب دامت برکاتہم
سائز	:	
صفحات	:	۱۷۸
تاریخ طباعت	:	ربیع الاول ۱۴۳۵ھ مطابق جنوری ۲۰۱۴ء
ناشر	:	مکتبہ مسیح الامت دیوبند و بنگلور
موبائل نمبر	:	9634307336 9036701512
ای۔میل	:	maktabahmaseehulummat@gmail.com

دوسرے بدعت حسنہ کے نام سے ''دین میں نئی نئی ایجادیں ....اکثر وہ بلائیں جو علماء سوء کی طرف سے دین پر نازل ہوتی تھیں، ان ہی دو دروازوں سے آتی تھیں؛ اس لئے حضرت مجدد نے ان دونوں تباہ کن اصولوں کے خلاف بھی بڑی قوت سے جنگ کی''۔

(تذکرہ امام ربانی:۱۵۷)

اہل حق اور علماء سوء کے درمیان حدفاصل

ایک حدیث میں علماء سوء کی علامت بھی مذکور ہے، جس سے علماءِ حق وعلماءِ سوء کے مابین حدفاصل بھی سمجھ میں آجاتی ہے، وہ حدیث یہ ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

« اَلْعُلَمَاءُ أُمَنَاءُ الرُّسُلِ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُخَالِطُوْا السُّلْطَانَ وَ يُدَاخِلُوْا الدُّنْيَا ، فَإِذَا خَالَطُوْا السُّلْطَانَ وَدَاخَلُوْا الدُّنْيَا فَقَدْخَانُوْا الرُّسُلَ ، فَاحْذَرُوْهُمْ ، وَ اعْتَزِلُوْهُمْ (وفى رواية: وَاجْتَنِبُوْهُمْ). »

(کنز العمال:۲۸۹۵۲۔)

(علماء کرام اللہ کے بندوں پر رسولوں کے امین (اور حفاظت دین کے ذمہ دار) ہیں، بشرطیکہ وہ اقتدار سے گھل مل نہ جائیں اور (دینی تقاضوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے) دنیا میں نہ گھس پڑیں؛ لیکن جب وہ حکمرانوں سے شیر وشکر ہوگئے اور دنیا میں گھس گئے، تو انہوں نے رسولوں سے خیانت کی، پھر ان سے بچو اور ان سے الگ رہو۔)

اس حدیث میں علماء حق وعلماء سوء کی ایک پہچان وعلامت مذکور ہے، نیز علماء حق

کی ذمہ داری اور فضیلت کا بیان بھی ہے، فضیلت تو یہ کہ اس میں علماء کو ''امناء الرسل'' فرمایا گیا ہے، یعنی علماء اللہ کے بندوں پر اللہ کے رسولوں کے امین اور دین کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ اُمناء امین کی جمع ہے اور امین وہ ہوتا ہے، جو دوسروں کی چیزوں کو امانت کے ساتھ رکھتا اور بحفاظت ان تک پہنچاتا ہو، لہٰذا علماء وہ فضیلت مآب لوگ ہیں، جو اللہ کے بندوں تک اللہ کے رسولوں کی لائی ہوئی شریعت واحکام کو بحفاظت پوری امانت داری ودیانت داری کے ساتھ پہنچاتے ہوں، پھر اسی جملہ سے علماء کے منصب اور ان کی ذمہ داری بھی معلوم ہوئی کہ وہ اللہ کے دین کی اور اس کے احکامات کی حفاظت اور پھر بندوں تک ان کے پہنچانے کے ذمہ دار ہیں، گویا حفاظتِ دین واشاعتِ دین دونوں کی ذمہ داریاں ہیں۔

اور اس لفظ ''اُمناء'' میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ علماء کی خاص صفت امانت ہے کہ وہ دین کے معاملہ میں رتی برابر خیانت کو روا نہیں رکھتے اور اپنی عقلوں اور نفسوں کی چاہت ومطالبہ پر دین میں حذف واضافہ، ترمیم وتبدیل اور تقدیم وتاخیر نہیں کرتے؛ بلکہ دین وشریعت کو ''جوں کا توں'' اللہ کے بندوں تک پہنچا دیتے ہیں۔

اور حدیثِ مذکور میں علماء حق وعلماء سوء کی پہچان وعلامات کا بیان اس طرح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علماء اس وقت تک اللہ کے رسولوں کے امین ہیں، جب تک کہ وہ اہلِ اقتدار واہل حکومت سے گھل مل نہ جائیں اور دنیا کے پیچھے نہ پڑ جائیں اور اگر وہ اہل اقتدار اور سلطنت سے گھل مل جائیں اور دنیا میں ملوث ہوجائیں، تو پھر وہ رسولوں کے خائن ہوں گے۔

معلوم ہوا کہ اہل حق علماء اہل دنیا ودنیا سے دور ونفور رہتے ہیں، ان میں گھل مل

نہیں جاتے اور ان کے ساتھ شیر وشکر نہیں ہو جاتے اور دنیا میں انہماک واشتغال نہیں رکھتے اور علماءسوء کی پہچان اس کے برعکس یہ ہے کہ وہ دنیا واہل دنیا کے پیچھے ذلیل وخوار ہوتے رہتے ہیں، ان سے محبت والفت رکھتے ہیں اور ہر وقت ان کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں اور دنیا کی فکر واہل دنیا کے شکر میں مشغول رہتے ہیں، اس علامت سے ان دو طبقات (علماء حق وعلماءسوء) کو اچھی طرح پہنچانا جا سکتا ہے۔ اللہ کے نبی علیہ السلام نے علماءسوء کی علامت کا ذکر کر کے فرمایا کہ ان سے بچ کر رہو۔

الغرض علماءسوء کا فتنہ امت کے حق میں ایک نہایت ہی خطرناک اور بڑا فتنہ ہوتا ہے۔

جاہل وگمراہ صوفیوں کا فتنہ

امت کے اس بگاڑ کا ایک سبب جاہل وگمراہ قسم کے صوفیوں کا امت کے اندر اثر ورسوخ ہے؛ حتی کہ اس گروہ نے عوام الناس وامراءوسیاست دانوں میں اپنا ایک مقام بنالیا ہے اور اس اثر ورسوخ کے ذریعہ عوام الناس کو دین سے ہٹاتے اور گمراہ کن عقائد واعمال کی تعلیم دیتے ہیں۔ ان میں بعض وہ بھی ہیں جو ''ہمہ اوست'' (یعنی ہر چیز خدا ہے) کے قائل ہیں اور بعض اتحاد خالق ومخلوق اور حلول تک کے قائل ہیں اور ان میں سے بعض کے نزدیک شریعت وطریقت دو الگ الگ راستے ہیں اور شریعت ان کے نزدیک دین کا چھلکا ہے؛ اس لئے یہ اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتے، اور یہ خود بھی شرعی پابندیوں سے دور؛ بلکہ نفور رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس سے دور ونفور رکھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اصل وروح طریقت ہے۔ پھر ان کے خیال کے مطابق طریقت میں شریعت کا کوئی دخل نہیں؛